ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت کا موضوعاتی مطالعہ

A Thematic Study of Dr Asi Karnali's Naat

عبدالوحید

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

ڈاکٹر محمد آصف

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

Abstract

Dr Asi Karnali is an encyclopedic and versatile writer of poetry in this era. He is credible personality known as poet but he also created a lot of altarpieces in prose. There are excellent examples of Hamads, Naats, Manqbats, Ghazals and Poems in his poetry. Eminent researchers and critics have praised him for creating the best poetry in all genres. All his genres of poetry aside, but Naat is his genre, in which he has universal status. For this reason, he is the identity of Multan in literary circles around the world. He has blessed Urdu Naat with a modern style by adorning his Naat with the best technical and intellectual qualities. For the excellence of his Naats, he was honored with the Presidential Award for his collection of Naats. On the basis of the high qualities of his Naat, it will not be out of place to call him the epoch-making orator poet.

Key words: encyclopedic and versatile writer credible personality altarpieces excellent examples Eminent researchers and critics universal status. Presidential Award

ڈاکٹر عاصی کرنالی ادبی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ وہ اردو زبان وادب کا ایک منفرد اور معتبر نام ہیں۔ ان کی شخصیت کسی ایک صنفِ سخن تک محدود نہیں، بلکہ ان کا قلم شعر ونثر کی متعدد اصناف میں اپنا منفرد مقام رکھتا ہے۔ وہ بنیادی طور پر ایسے معلم ہیں، جنہوں نے نصف صدی سے زائد عرصے تک کئی نسلوں کو شعور وآگہی کے نور سے مستنیر کیا ہے۔ ان کی ذات اپنی خصوصیات کے حوالے سے ایک روشن انجمن ہے۔ وہ بیک وقت ایک اچھے نثر نگار، صاحبِ اسلوب شاعر اور مستند ناقد و محقق ہیں۔ ان کے مراثی وسلام بھی اپنی روحانی ترنگ جگاتے ہیں۔ نثر میں افسانوی مجموعہ "چہرہ چہرہ ایک کہانی" اپنی جداگانہ شان کے ساتھ موجود ہے؛ سفر نامہ "اپنی منزل کی تلاش میں" اپنی جوت جگا رہا ہے، جبکہ طنز ومزاح سے لبریز مضامین کا مجموعہ "لبِ خنداں" بھی دکھی چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرتا نظر آتا ہے۔

معروف شاعر حسین سحرؔ ان کی کثیر الجہت شخصیت سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

"ایک معلم کے علاوہ ادبی لحاظ سے ان کی کئی حیثیتیں ہیں۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کے شاعر ہیں، ممتاز افسانہ نگار ہیں، مزاح اور خاکہ نگاری میں انہیں کمال حاصل ہے، سفر نامہ نگاری میں انفرادیت رکھتے ہیں اور تنقید میں ان کا اپنا نقطہ ء نظر ہے۔"(1)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی ادبی شہرت کا چرچا صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ دنیا بھر میں جہاں جہاں اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے والے موجود ہیں، وہاں وہاں ان کی ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ جیسے ڈاکٹر سید وحید الحسن ہاشمی ان کے ادبی مقام و مرتبے پر یہ رائے رکھتے ہیں:

"ڈاکٹر عاصی کرنالی اس دور کے سب سے زیادہ معتبر اور منتخب نظم و نثر نگار ہیں۔"(2)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کا شمار اردو ادب کے ان شعراء میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنے فن پاروں میں اپنی پاکیزہ فکر کے نور سے قارئین کے قلوب و اذہان کو منور کیا ہے، نہ کہ جنسی اشتعال انگیزی اور زبان و بیان کا چٹخارہ۔ انہوں نے اپنے اندازِ تحریر میں زاہدِ خشک مزاج کی طرح ناصحانہ نہیں، بلکہ دلنشیں انداز اختیار کیا ہے۔ ان کا اندازِ سخن منفرد و یگانہ ہے۔ انہوں نے پامال راستوں پر چلنے کی بجائے اپنا راستہ خود متعین کیا اور اپنی دنیا آپ پیدا کی ہے۔ ان کی اس کاوش نے اردو زبان کو ندرت و روانی سے لبریز ایک نیا اسلوب عطا کیا ہے۔ وہ اپنے قلم کو اپنا موثر ہتھیار بناتے ہوئے میدانِ عمل میں اتر کر مقصدیت سے آراستہ کلام تحریر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اس شعر سے یہ موقف بالکل واضح دکھائی دیتا ہے:

میں شعر ہوں، مجھے ہر ذہن تک رسائی ہے   میں ماہتاب ہوں، ہر صحن میں اترتا ہوں(3)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری ان کی ادبی خصوصیات پر اس انداز سے روشنی ڈالتے ہیں کہ ان کی جہاتِ ادب اور ان پر کامل دسترس پر مہرِ تصدیق ثبت ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"ڈاکٹر عاصی کرنالی ادیب و ناقد ہی نہیں زبان و ادب کے مثال عالم بھی ہیں کئی زبانوں میں متعدد موضوعات پر مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ علوم والسنہ شرقیہ سے آپ کو خصوصی لگاؤ ہے، تقریر و تحریر دونوں میں ان کا تبحرِ علمی جلوہ گر رہتا ہے۔"(4)

اسی طرح ماہر القادری ڈاکٹر عاصی کرنالی کے فنِ شاعری کے بارے میں اپنی موقر رائے رکھتے ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر عاصی کرنالی کی فنی خدمات اور ان پر مہارت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے، جو ان کے فنی شعور کا مستند حوالہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جناب عاصی کرنالی ان ممتاز شعراء میں بلند مقام رکھتے ہیں، جنہوں نے معاشرے کو پاکیزہ فکر، شعر و ادب کو حسین اسلوب اور زبان کو ندرت و روانی دی ہے۔ عاصیؔ کے کلام میں متوازن فکر، مقصدیت اور عمل و حرکت کی قوت پائی جاتی ہے۔ عاصیؔ نے نام نہاد ترقی پسند شاعروں کی طرح زبان کو بگاڑا نہیں

سنوارا ہے اور گیسوئے اردو کی مشاطگی کی ہے۔"(5)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کے ادبی ذخیرے میں سب اصناف کی افادیت ایک طرف، لیکن ان کی نعت کی دھوم چار دانگ عالم میں مچی ہوئی ہے۔ ان کے تمام نثری و شعری مجموعے کو ایک طرف رکھ کر صرف نعتیہ کارناموں کو ہی پیشِ نظر رکھ لیا جائے، تو انہیں ذاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب اس صنف سے نسبت کی بدولت آفاقی و جاودانی مقام حاصل ہے۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی صاحبِ اسلوب قلم کار ہونے کی حیثیت سے تمام اصناف کو پسند کرتے ہیں۔ ان کے فنی سفر کا آغاز غزل گو کی حیثیت سے ہوا۔ ان کے فنی سفر میں ایک نیا موڑ اس وقت آیا، جب ان کا قلم نعت کے سُرور سے واقف ہوا۔ جب نعت کی پر نور فضا نے ان کے من کی دنیا کو مستنیر کیا، تو سب رنگ اتر گئے۔ ڈاکٹر حسن رضوی نے اپنے ایک انٹرویو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

میں ڈاکٹر عاصی کرنال سے سوال پوچھا: "آپ نے غزل، نظم گوئی کے بعد نعت گوئی میں بھی اظہار کیا ہے۔ نعت گوئی کا خیال کیسے آیا؟" اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر عاصیؔ کرنالی نے مختصر اور جامع جواب دیتے ہوئے کہا:

"سارا معاملہ وجدان کا ہے۔"(6)

ڈاکٹر عاصی کرنالی بذاتِ خود اسی موقف کا اظہار ایک اور جگہ تفصیلی انداز سے کرتے ہیں:

"میں نے نعت کا ایک شعر کہا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ایک کرن میرے دل سے جست لگا کر میری نوکِ قلم سے چپک گئی ہے اور وہاں سے سطحِ کاغذ پر منتقل ہو گئی ہے۔ مجھے اپنے دل سے کاغذ تک ہر شے منور لگی، سچ لگی۔"(7)

بعد ازاں ڈاکٹر عاصی کرنالی کا قلبی میلان نعت کی صنف سے ہو گیا۔ ان کے نزدیک مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لفظی اظہار ہی نعت گوئی نہیں بلکہ سیرتِ ہادیِ برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی اظہار بھی اوصافِ نبوی بیان کرنے کے مترادف ہے۔ نعت گوئی کے مضامین کے حوالے سے ان کا اپنا نقطہ نظر ہے۔ ان کے نزدیک نعت کیا ہے؟ انہی کے ان اشعار میں دیکھ لیجیے:

نفرتوں کی گرد دھو دینا بھی ہے ان کی ثنا　　بغض کے شعلے بجھا دینا بھی ان کی نعت ہے

ہر بدی، ہر شیطنت، ہر فتنہ، ہر تخریب کو　　قبر میں گہرا دبا دینا بھی ان کی نعت ہے

منتشر امت کے گل ہائے پریشاں بخت کا　　ایک گلدستہ بنا دینا بھی ان کی نعت ہے

الغرض مدحِ جمالِ مصطفیٰ کرتے ہوئے　　جلوہ سیرت دکھا دینا بھی ان کی نعت ہے

مختصر یہ ہے کہ جو گم کردہ منزل ہوا سے　　ان کے رستے پر لگا دینا بھی ان کی نعت ہے

(8)

اگر ہم اردو نعت کی تاریخ کا مطالعہ کریں، تو معلوم ہوتا ہے کہ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ اردو نعت نے اپنی اہمیت، افادیت اور ہمہ گیریت میں اضافہ کیا ہے۔ اس مبارک صنف کی خوش بختی یہ ہے کہ اسے قابل، بیدار بخت اور خلوصِ نیت سے سرشار سخنور نصیب ہوئے۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی کا شمار بھی انہی خوش نصیب شعراء میں ہوتا ہے، جن کے حصے میں یہ سعادت آئی۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق اردو نعت کے ارتقا و ارتفاع میں ڈاکٹر عاصی کرنالی کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"تین چار صدیوں کے دوران فنِ نعت گوئی میں بے حد اضافے ہوئے ہیں، ترمیمیں ہوئی ہیں، انداز بدلے ہیں، ارتقائی عمل تیزی سے جاری رہا ہے اور آج یہ فن اسلوبِ نگارش، طرزِ بیان و ادا، ترتیبِ مضامین اور اظہارِ جذبات کی سادگی و ندرت آفرینی کے اعتبار سے اپنے عروج پر ہے۔ جن بابرکت انسانوں نے نعت گوئی کو ارتقا و ارتفاع کی منزلوں تک پہنچانے کی شعوری کوشش کی ہے، ان میں حالیؔ، ظفر علی خاں اور اقبال و حفیظ کے علاوہ بہت سے شعراء گرامی کے نام آتے ہیں، لیکن ملتان کے حوالے سے جس شریف کو یہ شرف حاصل ہوا ہے وہ عاصی کرنالی کے قلمی نام سے دنیائے علم و ادب میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔"(9)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ڈاکٹر عاصی کرنالی کے کلام میں قرآنی انوار، سیرتِ مطہرہ کی مہکار اور اسلامی نظریہ حیات کے افکار بھی ہیں۔ان کے نعتیہ کلام کا اسلوب دل پذیر اور دلنشیں ہے۔ گوہر ملسیانی ان کے کلام کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی ناقدانہ رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں:

"عصرِ حاضر میں ان کا کلام بانگِ اسرافیل ہے۔ قم باذن اللہ کی صدائے سرمدی سے لبریز ہے، جو مغربی تہذیب کے دلدادگان کے لئے تازیانۂ عبرت ہے، جس میں کتابِ نور کی ضیائیں، اسوۂ حسنہ کی ادائیں اور مقاصدِ زیست کی صدائیں ہیں۔ آج کے اس بے راہ رو دور میں عاصی کرنالی کا دم غنیمت ہے کہ ان کا کلام حیات افروز اور عمل انگیز ہے، جو ایک سرمستی شوق رکھتا ہے، جو قاری کو انبساطِ حیات عطا کرتی ہے۔ اس طرح عاصی کرنالی عصرِ حاضر کے ایسے بے مثال و باکمال شاعر ہیں، جن کے کلام نے کشتِ ویراں کو شادابی اور اخلاقِ انسان کو سیرتِ اطہر کی ضوفشانی دی ہے۔"(10)

ڈاکٹر عاصی کرنالی نعت کائنات میں ایک مسلمہ حیثیت کے حامل ہیں۔ دور دانہ نوشین اس بات کو کچھ یوں بیان کرتی ہیں:

"حمد و نعت کی مقدس دنیا میں بھی عاصی کرنالی کا ایک مسلمہ مقام ہے۔"(11)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کے نعتیہ کلام کا ایک ایک لفظ عقیدت و احترام سے سرشار جذبات سے لبریز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاری جب ان کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے، تو وہ خود بھی انہی کیفیات سے بہرہ مند ہو جاتا ہے۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ ان کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے اور حبِ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اس کے افکار کو تابانیاں بخشتے ہوئے آنکھوں سے اشکوں کی لڑی جاری کر دیتا ہے۔ اسی خاصیت کے سبب جو مقام و مرتبہ انہیں صنفِ نعت نے عطا کیا ہے، وہ کسی اور صنفِ سخن کے بس کی بات نہیں۔ انہی اوصاف کی بنیاد پر وہ ادبی حلقوں میں اردو نعت کے حوالے سے عہد ساز نعت گو کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ صائمہ نورین بخاری اس ضمن میں تحریر کرتی ہیں:

"عاصی کرنالی کے کمالِ فن کو اندرون اور بیرونِ ملک جس قدر پذیرائی نصیب ہوئی، وہ بلاشبہ ان کی نعت گوئی کا انعام ہے۔ ان کے اشعار پڑھ کر قاری کے ذہن و دل پر عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین در کھل جاتے ہیں۔ آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور اس عظیم نعت گو شاعر کے لئے ہر عقیدت مند کے دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدایا! ان کے فن کو اوجِ ثریا سے بھی بڑھ کر مقام عطا فرما۔"(12)

ڈاکٹر عاصی کرنالی جہاں اپنی دیگر اصناف میں تحریر کردہ تخلیقات پر فخر کرتے ہیں، وہاں وہ اپنے نعتیہ فن پاروں کو اپنی شناخت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں:

میں غزل گو بھی ہوں، لیکن یہ تیرا احسان ہے

مجھ سے ہر محفل میں نعتوں ہی کی فرمائش ہوئی

(13)

پھر ان کی نعت سے عقیدت اور دلی وابستگی کا اندازہ اس شعر سے بخوبی کر سکتے ہیں:

خلوصِ دل سے کوئی نعت ہی کہوں عاصی

گناہ گار ہوں، بخشش کا کچھ جواز رہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

(14)

ڈاکٹر عاصی کرنالی محض تبرکاً یا عقیدت و احترام کے طور پر نعت نہیں کہتے، بلکہ وہ نعت گوئی کو توفیقِ خداوندی اور ایک سعادتِ عظیم قرار دیتے ہیں:

میں کہاں، فن کہاں، کمال کہاں

نعت لکھوں، مری مجال کہاں

(15)

وہ نعت گوئی کو اپنا شعار قرار دیتے ہیں۔ وہ اس شرف کو نہ صرف باعثِ فخر قرار دیتے ہیں، بلکہ اس اعزاز کو اپنی زندگی کی دائمی بہار قرار دیتے ہیں:

اللہ یہ روزگار میرا ہے مدح و ثنا شعار میرا

یہ شاخِ قلم، یہ گلشنِ نعت منہ دیکھتی ہے بہار میرا

(16)

ڈاکٹر عاصی کرنالی نعت کی مقدس وادی میں خلوصِ نیت اور جذبہ کامل سے آئے ہیں۔ اس خلوصِ نیت کی بدولت ان کے مدحیہ مصرعے ان کے دل سے نکل کر بذریعہ قرطاس قاری کے دل میں اتر جاتے ہیں:

یہ نعتیں دل سے نکلی ہیں، یہ مضموں دل سے آئے ہیں فضائے مدح میں ہم جذبۂ کامل سے آئے ہیں

(17

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی تحریر کردہ نعت کے دیگر اوصاف کے ساتھ ساتھ لطافتِ بیان بھی فراوانی سے ملتی ہے۔ ایم رمضان گوہر کے بقول:

"نعتیہ مجموعہ میں لطافتِ زبان و بیان اور تاثیر و تاثر کی فضا کو قائم رکھا ہے۔ کلام کی دل آویزی، دل کشی اور دل کشائی قاری کو جذبوں کی حرارت اور محسوسات کی سرشاری سے ہم کنار کرتی ہے۔ نہایت اچھوتے اور دلکش انداز میں داخلی کیفیات کے علاوہ امت کے احوال کی بطریقِ احسن ترجمانی کی گئی ہے۔ کلام کی بے ساختگی، سرشاری و مستی، شیفتگی، خود سپردگی، عرفانی بالیدگی، وارفتگی، دل گدازی کی بنا پر ان کی نعتیہ شاعری دلی کیفیات سے آراستہ و پیراستہ ہو گئی ہے۔ تاہم ایک اعلیٰ درجے کے عالم اور دانشور ہونے کے ناتے انہوں نے نعت کے جذباتی پہلو کے ساتھ ساتھ شعور و بصیرت کی گہرائی گیرائی کو برقرار رکھا ہے۔ کتابِ مذکورہ میں تخیلی بلندی، ندرتِ اسلوب کے علاوہ فنی و معنوی محاسن کی خوبیوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ کلاسیکی روایت کے ساتھ جدید رنگ نعت بھی شاملِ اشعار ہے۔ محترم عاصی کرنالی صاحب نے اس گلزارِ نعت میں ہر رنگ، ہر خوشبو اور ہر منظر پر تاثیر مہیا کر دیا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپناوالہانہ لگاو اور عقیدت و محبت ہر ورق پر نمایاں ہے۔"(18)

واضح رہے کہ ڈاکٹر عاصی کرنالی روایتی نعت گو شاعر نہیں ہیں۔ وہ قرآن، حدیث، سنت اور تاریخ اسلام کے عالم ہیں۔ وہ رسولِ مکرم حضرت محمد صلی اللہ وآلہ وسلم سے اپنی بے پناہ عقیدت کا اظہار بھی اسی نعت کی مبارک صنف میں کرتے ہیں۔ وہ تمام عمر نعت کائنات کو فنی خصوصیات کے ذریعے سے وسیع سے وسیع تر کرنے میں کوشاں رہے۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز سے نہ صرف نعت نگاری کی، بلکہ اس صنف کو مضبوط بنیاد فراہم کرنے کے لئے نعت گوئی کا ایک باقاعدہ منشور تیار کیا۔ اربابِ سخن نے اس منشورِ نعت کی بھرپور تائید کی۔ ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی ان کے منشورِ نعت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"مدحت، نعتوں کے گلاب اور حرفِ شیریں کے خالق اور اس دور کے شعراء میں منفرد مقام رکھنے والے شاعر عاصی کرنالی کے مرتب کئے ہوئے منشورِ نعت کی مکمل تائید کرتا ہوں۔"(19)

ڈاکٹر عاصی کرنالی ایک عالی فکر اور بیدار مغز شاعر ہیں۔ ان کے صنفِ نعت کے بارے میں خیالات و نظریات ارفع و اعلیٰ ہیں۔ گوہر ملسیانی ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعتیہ نظریات کے بارے میں کچھ یوں اظہارِ رائے کرتے ہیں:

"نعت کے بارے میں ان کے خیالات بھی رفیع ہیں۔ وہ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی کشتِ ویران میں شادابی کے خواہشمند ہیں۔ اسلوب و بیان میں جدید تشبیہات شعر کو فصیح و بلیغ بناتی ہیں۔"(20)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت اردو نعت کا حسین باب ہے۔ ان کی نعت عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس کیفیات کی آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنے عشق و مستی کی کیفیات کو اپنے فن کے ذریعے نعتیہ ادب کو ایک بیش قدر سرمایہ عطا کیا ہے۔ ان کی نعت کے ایک ایک لفظ میں شوق و شگفتگی کی فراوانی، مقدس جذبات کی روانی، حسن، شادابی اور سوز و گداز کی تمام خصوصیات بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ گوہر ملسیانی کے بقول:

"حسن، شادابی، شگفتگی اور محبت کی ہلکی ہلکی آنچ اور سوز و گداز دیکھنا ہو، تو ان کا کلام پڑھیے۔"(21)

ان کی نعت میں ان کے فن کی ندرت اور قدرت کی گرفت بھی اپنے عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ وہ کمالِ فن سے اپنے ذوق و شوق کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ان کے یہ فن پارے صرف جذبات کی عکاسی نہیں کرتے، بلکہ وہ وہ ان کی فنی و فکری قدرت کے شاہد بھی ہیں۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی اردو نعت کے عہد ساز شاعر ہیں۔ انہوں نے نعتیہ مضامین کو مزید وسعت، تنوع اور جامعیت عطا کی ہے۔ نعت کی روایت میں عام روش سے ہٹ کر مفکرانہ انداز سے بارگاہِ رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں۔ وہ اپنے قارئین کو خود شناسی، کائنات شناسی اور خدا شناسی کی بھی ترغیب دیتے ہیں۔ انہوں نے امتِ مسلمہ کا آشوبِ عصر بھی دلپذیر انداز سے پیش کیا ہے۔ وہ امتِ مظلوم کے ہر مسئلے کا حل اتفاق، اتحاد اور رسولِ خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل پیروی میں بتاتے ہیں۔ وہ احوالِ امت کی بے بسی اور ذاتِ باری تعالیٰ سے امت کے لئے طلبِ رحمت کی التجا بھی کرتے ہیں۔

انور جمال ان کی نعت کی خوبیاں کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"عاصی کی نعت میں عشقِ رسول کی گرمیاں، فراقِ مدینہ کی بے تابیاں، جمالِ مصطفی کے بے پناہ جلوے، محبتوں کی تڑپ، عقیدتوں کی قندیلیں، سرکار کی عظمت، حضور کا وصفِ کمال اور الطاف و اکرام، احسانات و نوازشات کی شکر گزاری سب کچھ ہے اور انہی سے عاصی کے گوشہ ہائے فن مستنیر ہیں۔"(22)

ڈاکٹر عاصی کرنالی نعت رقم کرتے وقت جذبات کی رو میں بہتے نہیں ہیں، بلکہ وہ بے خودی کے عالم میں بھی الوہیت و رسالت کے درمیان امتیاز، کبریائی اور مصطفائی کے تعلق میں بہر صورت حدِ فاصل قائم کرتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ رسالت کو توحید کے تعارف بھی قرار دیتے ہیں:

سمجھ میں آئیں یہ باتیں ترے حوالے سے　　　خدا ہے کون؟ خدا ہے کہاں؟ خدا کیا ہے؟

(23)

تیرے ملنے سے ہمیں اپنی شناسائی ملی　　　ہم نے پہچانا خدا کو اس سے بڑھ کر یہ ہوا

اس طرف رونق ملی، اس سمت تنہائی ملی　　　بس رسالت اور وحدت میں یہی ہے امتیاز

(24)

تیری ہستی نہ ہوتی اگر درمیاں　　　عبد و معبود میں ربط ہوتا کہاں

(25)

ڈاکٹر عاصی کرنالی نے اپنے نعتیہ کلام میں رسالتِ محمدی کی جامعیت وابدیت پر بہترین انداز سے روشنی ڈالی ہے۔انہوں نے رسولِ مکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہبری کو ہر دور کے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے نسخۂ کیمیا قرار دیا ہے۔انہوں نے اپنی تحریر کردہ نعت میں آقائے دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے اوصاف وکمالات تحریر کیے ہیں۔ان القابات میں سے سراپائے رحمت، فخرِ انسانیت، منبعِ تہذیب واخلاق، وجہۂ تخلیقِ کائنات، مینارۂ علم وشعور اور مرکزِ حکمت دانش قابل ذکر ہیں۔

لامکاں تک فرش بچھتا ہے ترے دربار کا　　گنبدِ خضرا کے صحنِ نور سے ہو کر شروع

درمیاں سارا علاقہ ہے مرے سرکار کا　　اک سرحد تو ازل ہے دوسری سرحد ابد

(26)

سخن کا ملجا، ادب کا ماوا، بصیرت و آگہی کا مولا

دلوں کو جذبہ، نظر کو جنبش، زباں کو اظہار دینے والا

دلوں کی تہذیب اس کا صدقہ، حیات کا ارتقا سی سے

چراغِ افکار دینے والا، شعاعِ کردار دینے والا

حجابِ وحدت اٹھانے والا، خدا کو مشہور کرنے والا

بشر کی قیمت بڑھانے والا، بشر کو معیار دینے والا

(27)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

موتی تمام ٹانک دیے ترے تاج میں　　　اللہ نے عطا کیا تجھ کو ہر اقتدار

(28)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کے نعتیہ کلام میں ام الکتاب قرآنِ مجید اور سنتِ مطہرہ کی برکات بھی قارئین کے قلب وجاں کو مسرور کرتے نظر آتے ہیں۔ان کے نعتیہ گلستان میں سیرتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدوخال کے سدابہار گلاب بھی اپنی مہک بکھیرتے نظر آتے ہیں۔وہ پیرویِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آفاقی، روحانی، نورانی اور وجدانی اثرات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں:

ایک ایک لفظ بول رہا ہے کتاب کا　　　قرآں ہے جمالِ محمد کا مدح خواں

(29)

تیری مداحی صورت، تری نعتِ سیرت　　　ہم تو قرآنِ خدا کے یہی معنے سمجھے

(30)

کبھی قرآن بن جائے، کبھی تفسیر ہو جائے　　　لبِ صادق سے ان کے جو سخن تقریر ہو جائے

(31)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کا نعتیہ کلام اس بات کا شاہد ہے کہ انہوں نے قرآنِ حکیم، حدیث، سنت اور تاریخِ اسلام کا عمیق مطالعہ کیا ہے۔علم وحکمت کے ان بنیادی ماخذات سے حاصل کردہ نور سے وہ نسلِ نو کو دینِ متین کی حقانیت کا پیغام دیتے ہیں۔ایم رمضان گوہر کے بقول ڈاکٹر عاصی کرنالی ایک قادرالکلام شاعر ہیں:

"نعتیہ مجموعے کے مطالعہ کے دوران معلوم ہوتا ہے کہ محترم عاصی صاحب نے ایک قادرالکلام شاعر ہونے کے ناطے نئی ردیفوں اور زمینوں سے نعت میں اثر پذیری کو فروغ دیا ہے۔علاوہ ازیں پرانی زمینوں میں بھی جدتِ طبع کے گلہائے عقیدت کھلائے ہیں۔اس طرح انہوں نے نعت کی روایت میں مزید وسعتیں اور اضافے کیے ہیں، نعت میں جذب ومستی، سوزِ دروں کے ساتھ ساتھ فکر وشعور کے حسین امتزاج سے لے کر اجتماعی مسائل وافکار کو بھی نہایت فنی جمالیات کے ساتھ سمو دیا ہے۔جذبے کا اظہار اور فکر انگیزی کا اشتراک اپنی مثال آپ ہے۔"(32)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت ان کی مقدس کیفیات کی ترجمان ہے۔وہ اپنی نعت میں عاجزی، انکساری، بے خودی، وارفتگیِ قلب، خود سپردگی اور احساسِ عصیاں کی کیفیات کو شان دار انداز سے بیان کرتے ہیں۔جیسے:

نہ فکرِ دگر ہے، نہ کارِ دگر　　　ترا ہی تصور، تجھی پر درود

(33)

اے کعبۂ دل! قبلۂ جاں! منزلِ مقصود!　　　ہر قافلۂ زیست تری سمت رواں ہے

(34)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت کا ایک اور شان دار پہلوان کا غیر روایتی اسلوب ہے۔ وہ کلاسیکیت کے اعلیٰ نمونوں کو جدت کے رنگ میں گوندھ کر قاری کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہ نعت میں ہندی تراکیب و نظریات سے کلی طور پر اجتناب کرتے ہیں۔ ان کے کلام میں آفاقیت کا نور قاری کے دل کا سُرور بن جاتا ہے۔ ان کے کلام میں انوارِ جمال کی تابانیاں قاری کے دل کو مستنیر کرتی ہیں۔ ان کے ہاں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ پڑھنے اور سننے والے بھی اس خمار میں اتر جانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ان کا عشق ادب کے اعلیٰ درجے پر فائز نظر آتا ہے۔ وہ نعت کی روایت میں عمومیت کی بجائے معیار کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے کلام کے ذریعے نعت کے میدان میں نئے لکھنے والوں کو آدابِ نعت گوئی کا منشور بھی دیتے ہیں۔

تہی دامن ہوں لیکن عاشقِ شاہِ مدینہ ہوں

خداوندا! مرے دامن میں یہ جنسِ گراں بھی ہے

(35)

وہ عشق بن کے قلبِ مسلماں میں آگئے

جوہر کی طرح آئینۂ جاں میں آگئے

(36)

کتنے چہروں پر لکھی ہے آیتِ عشقِ رسول

دیر سے اک آئنے کا رخ ہے محفل کی طرف

میں انہیں دیکھوں گا، لیکن ان کو کیا دیکھوں گا میں

ذرہ کیا دیکھے گا، خورشیدِ مقابل کی طرف

(37)

ترا ہی عشق ہو دارین میں مری پہچان

یہاں وہاں یہی تمغائے امتیاز رہے

(38)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمازت قارئین کے قلوب کو گرماتی ہے۔ ان کے ہاں امتِ مسلمہ کے دگرگوں حالات کے رونے کے ساتھ ساتھ کھوئے ہوئے وقار کی از سرِ نو بحالی کی طلب کا سامان بھی موجود ہے۔ وہ امتِ محمدیہ کو قنوطیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکالنے کے لیے نورِ امید کے ذریعے رجائیت کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کے کلام میں حکیم الامت ڈاکٹر محمد اقبال کی اصلاحِ امت کی تاثیر بھی اپنا سحر جگاتی نظر آتی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ہے ہجرِ طیبہ میں صحرا ہم سفر دریا دلِ تپیدہ ہے صحرا تو چشمِ تر دریا

(39)

اے ذاتِ خطا پوش ترے در بار پر کھڑے ہیں

امت کی خطاوں سے ہے بالا تری رحمت

کر دے صفِ اقوام میں پھر ہم کو معزز

ہے عقدہ کشا سیدِ والا تری رحمت

(40)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کے نعتیہ کلام میں اسلامی شعار اور اخلاقی اقدار کے انوار قارئین کے قلب وجاں کو منور کرتے ہیں۔ وہ عاجزی، انکساری، انسان دوستی اور اعلیٰ اخلاقی معیار کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اسلام کے اوامر ونواہی کی تبلیغ بھی کرتے نظر آتے ہیں:

دردِ ہستی کا مداوا ہے ترا ذکرِ جمیل

وقت کے زخم ترے نام سے بھر جاتے ہیں

گالیاں سن کے دعا، ظلم کے بدلے رحمت

یہی انداز ہیں جو دل میں اتر جاتے ہیں

(41)

ڈاکٹر عاصی کرنالی کی نعت کے دیگر محاسن کے ساتھ ساتھ تغزل کی رعنائیاں، تابانیاں اور جلوہ آرائیاں بھی اپنے عروج پر نظر آتی ہیں۔ وہ غزل کے شوخ رنگ کو اپنا کر قرآن وسنت اور اسلامی رنگ میں گوندھ کر نعتیہ شاہکار تخلیق کرتے ہیں۔ ان کے نعتیہ کلام میں تغزل کے تمام فنی محاسن اپنا جادو جگاتے نظر آتے ہیں۔ ان کی نعت میں صنائع وبدائع کا فن کارانہ استعمال دکھائی دیتا ہے۔ ان کی نعت میں صوتی آہنگ، ترنم، سلاست، روانی وبنت اور نغز گفتاری کے اعلیٰ نمونے نظر آتے ہیں۔ ذرا ان کے درج ذیل اشعار پر عمیق نظر ڈالیے:

آپ کی بعثت سے پہلے تھا ہر منظر، ہر نقش دو عالم

اجڑا اجڑا، پھیکا پھیکا، ہلکا ہلکا، مدھم مدھم

حسن کا چہرہ اترا اترا، عشق کی رنگت بدلی بدلی

دہر کا نقشہ بگڑا بگڑا، زیست کا مقصد مبہم مبہم

آنکھ کی پتلی سہمی سہمی، دل کی دھڑکن ٹھہری ٹھہری

شوق کا دریا سمٹا سمٹا، جوشِ جنوں کے طوفاں کم کم

چاند کی کرنیں میلی میلی، صبح کے جلوے دھندلے دھندلے

کوچہء ہستی سُونا سُونا، محفلِ فطرت برہم برہم

آپ کی ہر گفتار و عمل میں تشریحِ احکامِ الٰہی

آپ کی صورت، آپ کی سیرت تفسیرِ قرآنِ معظم

(42)

مطلعِ ایماں، مظہرِ عرفاں صلی اللہ علیہ وسلم

ارضِ بشر پر صبحِ درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا تبسم رحمتِ یزداں، اس کا تکلم آیہء قرآں

اس کی توجہ ہادیِ انساں صلی اللہ علیہ وسلم

شام وسحر پر، شمس وقمر پر، علم وخبر پر، فکر ونظر پر

سب پر اس کا سایہء داماں صلی اللہ علیہ وسلم

(43)

آپ آئے جسم وجاں میں روشنی آتی گئی

دل کھلا، سینہ کھلا، آنکھیں کھلیں، منظر کھلا

(44)

یہ سوزِ جاں، یہ غمِ دل، یہ چشمِ تر آقا

مری طلب، مرا مقصود تیرا در آقا

(45)

المختصر! اگر ڈاکٹر عاصی کرنالی اردو نعت کی ایک جدید، منفرد اور توانا آواز ہیں۔ اردو نعتیہ ادب میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر انہیں جنوبی پنجاب کا سب سے بڑا نعت گو شاعر کہا جائے، تو بے جا نہ ہو گا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

حوالہ جات

1۔ حسین سحر، لائٹ ہاوس، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009)، ص: 169

2۔ وحیدالحسن ہاشمی، سید، دورِ جدید کا نابغۂ روزگار شاعر عاصی کرنالی، مشمولہ: مرتبہ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009)، ص: 103

3۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، تمام و ناتمام (ایجوکیشنل پریس کراچی، 1994)، ص: 234

4۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، خط، مشمولہ، مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009)، ص:

301

5۔ ماہر القادری، مولانا، پیش لفظ میری تصنیف رگِ جاں میں شامل، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009)، ص: 63

(الکتاب گرافکس ملتان، 63) 2009

6۔ حسن رضوی، ڈاکٹر، روزنامہ جنگ لاہور، جریدہ ادب 18 جون 1999، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009)، ص: 251

7۔ ایضاً

8۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، حرفِ شیریں (ایجوکیشنل پریس کراچی، 1993)، ص: 18

9۔ مہر عبدالحق، ڈاکٹر، عاصی کرنالی کی کتاب نعتوں کے گلاب پر تبصرہ، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس، 2009) 90

10۔ گوہر ملسیانی، عاصی کرنالی گلشنِ علم و ادب کا چمکتا گلاب، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی، ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان، 2009) ص: 102

11۔ دوردانہ نوشین خان، مرحلۂ شوق، مشمولہ: روزنامہ نوائے وقت لاہور، 23 دسمبر 2008

12۔ صائمہ نورین بخاری، خطۂ ملتان کے نامور نعت گو عاصی کرنالی، روزنامہ جنگ لاہور 19 ستمبر

2008

13۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب (کاروانِ ادب ملتان صدر، 1986)، ص: 33

14۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، حرفِ شیریں (ایجوکیشنل پریس کراچی، 1993)، ص: 25

15۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، حرفِ شیریں، ص: 39

16۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، حرفِ شیریں، ص: 30

17۔ عاصی کرنالی، ڈاکٹر، حرفِ شیریں، ص: 29

18۔ایم رمضان گوہر،آوازِدل میرے کچھ تاثرات، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی،ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان،2009)،ص:201

19۔ شمیم حیدر ترمذی،ڈاکٹر، تمام وناتمام کا اجمالی جائزہ، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی،ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان،2009)،ص:126

20۔گوہر ملسیانی، عصرِ حاضر کے نعت گو، جلد نمبر1 (کتاب سرائے الحمد مارکیٹ لاہور،2013)،ص:201

21۔گوہر ملسیانی، عاصی کرنالی، گلشنِ علم وادب کا چمکتا گلاب، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی،ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان،2009)،ص:101

22۔انور جمال، چمن زندگی کا استعارہ، مشمولہ: مرتبہ: عاصی کرنالی،ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان،2009)،ص:191

23۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب (کاروانِ ادب ملتان صدر،1986)،ص:15

24۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب،ص:17

25۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب،ص:28

26۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب،ص:15

27۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت (شیخ اکیڈمی بل روڈ لاہور صدر،1976)،ص:50

28۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت،ص:51

29۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت،ص:24

30۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت،ص:33

31۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب (کاروانِ ادب ملتان صدر،1986)،ص:12

32۔ایم رمضان گوہر،آوازِدل، میرے کچھ تاثرات، مشمولہ: مرتبہ عاصی کرنالی،ڈاکٹر، خزینہ نوازش (الکتاب گرافکس ملتان،2009)،ص:201

33۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، حرفِ شیریں (ایجوکیشنل پریس کراچی،1993)،ص:26

34۔عاصی کرنالی حرفِ شیریں،ص:28

35۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، نعتوں کے گلاب (کاروانِ ادب ملتان صدر،1986)،ص:14

36۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت (شیخ اکیڈمی بل روڈ لاہور،1976)،ص:17

37۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت،ص:38

38۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر، مدحت،ص:39

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

39۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،حرفِ شیریں(ایجوکیشنل پریس کراچی،1993)،ص:25

40۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،حرفِ شیریں،ص:27

41۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،حرفِ شیریں،ص:36

42۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،تمام وناتمام(ایجوکیشنل پریس کراچی،1994)ص:238

43۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،تمام وناتمام،ص:238

44۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،تمام وناتمام،ص:406

45۔عاصی کرنالی،ڈاکٹر،تمام وناتمام،ص:416

BIBLOGRAPHY

1. Asi Karnali,Dr، Midhat, (Sheikh Acadmy Bull Road Lahore, 1976)
2. Asi Karnali,Dr، Natoon Ke Gulab (Karwan e Adab Multan, 1986)
3. Asi Karnali,Dr، Harf e Shirin (Educatinol press Karachi, 1993)
4. Asi Karnali،Dr، Tamam o Natamam (Educatinol press Karachi, 1994)
5. Asi Karnali،Dr، Khizana e Niwazish (Alkitab Graphics Multan, 2009)
6. Gohar Malsiani Asar e Hazir Ke Naat Goo, jild 1, Alhamd Markeet Lahore, 2013
7. Roznam Niwa e Waqat Lahore
8. Roznama Jang Lahore